قارئین کے سوالات

جوابات

مولانا غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری مدرس جامعہ علوم اثریہ جہلم

سوال : کیا نماز کی نیت زبان سے ادا کی جاسکتی ہے ؟ السائل : مرزا محمد رفیق جہلم

جواب : "نیت" قصد اور ارادے کو کہتے ہیں اور اس بات پر تمام عقل والوں کا اتفاق ہے کہ قصد اور ارادے کا محل دل ہے، زبان نہیں ہے، اگر کسی نے (صرف) دل کے ساتھ نیت کی تو چاروں اماموں کے نزدیک یہ نیت صحیح ہے۔ (مجموع الفتاویٰ : ۲۲ / ۲۳۶) (الفتاوی الکبریٰ از احمد بن عبدالحلیم الحرانی : ۱ / ۱)

۱۔ محقق حنفی عالم علامہ عبدالحی لکھنوی لکھتے ہیں : "نیت کی تین صورتیں ہیں : (۱) دل کی نیت پر اکتفاء کرنا، یہ بالاتفاق کافی ہے، یہی مشروع طریقہ رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرامؓ سے ثابت ہے، ان میں سے کسی سے بھی یہ منقول نہیں ہے کہ اس نے کہا ہو کہ میں فلاں نماز کی اس وقت نیت کرتا ہوں، یہی تحقیق ابن الھمام حنفی نے "فتح القدیر" اور ابن القیم نے "زاد المعاد" میں پیش کی ہے، میں نے اس کے بارے میں تفصیل "السعایہ" اور "آکام النفائس فی اداء الاذکار بلسان الفارس" میں لکھی ہے۔ (۲) صرف زبان پر اکتفاء کرنا یہ کافی نہیں ہے۔ (۳) دل اور زبان دونوں کے ساتھ اکٹھی نیت کرنا یہ نہ سنت ہے نہ ہی مستحب ہے"۔ (عمدۃ الرعایہ : ۱ / ۱۳۹)

۲۔ رئیس احناف علامہ ابن ہمام حنفی لکھتے ہیں : "قال بعض الحفاظ: لم یثبت عن رسول اللہ بطریق صحیح ولا ضعیف أنه کان یقول عند الافتتاح أصلی کذا، ولا عن أحد من الصحابة والتابعین بل المنقول أنه کان ﷺ إذا قام إلی الصلاة کبر، و هذه بدعة " "بعض حفاظ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے زبان کے ساتھ یہ کہنا کہ میں اس طرح نماز پڑھتا ہوں، کسی صحیح یا ضعیف حدیث سے ثابت نہیں ہے، نہ ہی صحابہؓ اور تابعینؒ سے ایسا کرنا ثابت ہے، بلکہ آپ ﷺ سے یہ منقول ہے کہ جب آپ ﷺ نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو "اللہ اکبر" کہتے تھے۔ زبان سے نیت کرنا بدعت ہے۔ (فتح القدیر : ۱ / ۲۶۶۔ ۲۶۷)

امام احمد بن محمد القسطلانیؒ نے "المواھب اللدنیہ : ۴ / ۱۷" اور حافظ سیوطیؒ نے "الأمر بالإ تباع والنھی عن الابتداع" میں بھی زبان کے ساتھ نیت کرنے کو بدعت قرار دیا ہے۔